منقبت

ایسی ہونی چاہیے وابستگی عباسؑ سے
جیسے لپٹی ہیں وفائیں آج بھی عباسؑ سے

خواہشوں کو پورا کرنے در پہ آئیں گے مَلَک
مانگ کر دیکھو ذرا تم بھی کبھی عباسؑ سے

اے نصیری ہو گئی ترے عقیدے کی نفی
شکل ملتی ہے تیرے معبود کی عباسؑ سے

مشک کو دیکھا علم سے منسلک تو یوں لگا
آج بھی لپٹی ہوئی ہے تشنگی عباسؑ سے

اِس لئے بھی کربلا جانے کی خواہش ہے مجھے
مانگنی ہے شہہؑ کے در کی نوکری عباسؑ سے

موت آ سکتی نہیں عباسؑ کو محشر تلک
دوستو ہے زندگی کی زندگی عباسؑ سے

قاسمؑ و اکبرؑ نے سیکھا تیغ سے دل کاٹنا
اصغرِ بے شیرؑ نے سیکھی ہنسی عباسؑ سے

روح جائیگی نکل کر جسم سے ایماں کے ساتھ
258 شیخ جی مہنگی پڑیگی دشمنی عباسؑ سے

جیسی نسبت تھی پیمبرؐ کو علیؑ کی ذات سے
کربلا میں شہؑ کو نسبت تھی وہی عباسؑ سے

مٹ گیا ہوتا لغت میں سے وفا کا لفظ ہی
پائی ہے لفظِ وفا نے زندگی عباسؑ سے

رَد نہیں ہوتی دعا دونوں کے در سے اِس لئے
مانگ لیتا ہوں کبھی زینبؑ کبھی عباسؑ سے

اِک قدم بھی اور آگے تو میرے آئی اگر
اے قضا کہہ دوں گا جا کر میں ابھی عباسؑ سے

موت اِس کے چاہنے والوں کو آئے کس طرح
روح تھراتی ہے جبکہ موت کی عباسؑ سے

اپنا بیٹا کہہ دیا حسنینؑ کے ہوتے ہوئے
فاطمہؑ کیا شکلِ محسنؑ مل گئی عباسؑ سے

کیا عجب نسبت ہے اشہرؔ کو سخی عباسؑ سے
مل گیا ہے اِس کو حُسنِ شاعری عباسؑ سے